Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۲۴۹
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ ۳ وفا ۱۳۵۳ہش ۳ جولائی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۵۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"کچھ گرمی کا اثر ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے۔ حضور کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں حضور کے جملہ مقاصدِ عالیہ کو جلد سے جلد پورا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

سچّا مذہب صرف اسلام ہی اور سچّا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا

اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدّس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفٰے ہی ہے

(۱) "اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی رُوحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! مَیں پُورے زور کے ساتھ آپ کو اِس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچّا مذہب صرف اِسلام ہے اور سچّا خُدا بھی وہی خُدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدّس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی رُوحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اُس کی پیروی اور محبّت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔" (تریاق القلوب صٓ۱۱)

(۲) "اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسُولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر النّاس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اِسی جہان میں سچّی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ اور قرآن شریف جو سچّی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقّانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دِل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شُبہات کے حجابوں سے نجات پاکر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔" (براہین احمدیہ صٓ۵۳۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳)

عبادت کی کثرت، تہجّد اور ذکرِ الٰہی کی طرف توجّہ کرو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آجکل کے لوگ مغربی تہذیب کے ماتحت یہ سمجھتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی وغیرہ کرنا اور مصلّے پر بیٹھے رہنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ حالانکہ یہ مصلّے پر بیٹھ کر ذکرِ الٰہی کرنے والے ہی تھے جنہوں نے بارہ سال کے اندر اندر آدھی دُنیا تہ و بالا کر دی۔ اِس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مصلّے پر بیٹھنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ایسی برکت ملتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہے۔ پس مصلّے پر بیٹھنے کے معنے نکمّا پن کے نہیں بلکہ درحقیقت اس سے ایسی مہارت پیدا ہو جاتی ہے اور دِل میں اس قسم کا نور پیدا ہو جاتا ہے کہ تھوڑے سے وقت میں انسان بڑے بڑے کام کر لیتا ہے۔ اگر تین گھنٹے وہ ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتا ہے تو بظاہر اس کے تین گھنٹے وقت میں سے کم ہو جائیں گے مگر انہی تین گھنٹوں کی بدولت وہ آٹھ گھنٹوں میں وہ کچھ کام کرلے گا جو باقی چوبیس گھنٹوں میں بھی نہیں کر سکیں گے۔ پس عبادت کی کثرت، تہجّد اور ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ کرو اور اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کرو۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم تفسیر سورۃ القریش)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مؤرخہ ۳ ماہِ وفا ۱۳۵۳ھ

ابتلاء کے دوران مومنوں کا خصوصی شعار

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ابتلاؤں اور آزمائشوں کے زمانہ میں صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ تائید و نصرتِ الٰہی حاصل کرنے کی تلقین کی ہے جیسا کہ فرمایا اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ۔ صبر اور صلوٰۃ کی اس تلقین میں نمازِ تہجد کی بالالتزام ادائیگی، قرآن مجید کی تلاوت اور رات کی خاموش گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرنا بھی شامل ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے مسلمانوں کو مکی زندگی کے زمانہ میں مخاطب کرتے ہوئے (جبکہ انہیں انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنایا جا رہا تھا) فرمایا:۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ
مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ
اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ
هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا ۝ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ
سَبْحًا طَوِیْلًا ؕ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ
تَبْتِیْلًا ؕ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۝ (المزمل آیات ۲ تا ۱۰)

ترجمہ:۔ اے چادر میں لپٹے ہوئے (خدا کی رحمت کا انتظار کرنے والے) راتوں کو اٹھ اٹھ کے عبادت کر جس سے ہماری مراد یہ ہے کہ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارا کر یعنی اس کا نصف یا نصف سے کچھ کم کر دے یا اس پر کچھ اور بڑھا دے اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر۔ ہم تجھ پر ایک ایسا کلام اتارنے والے ہیں (جو ذمہ داری کے لحاظ سے) بڑا بوجھل ہے۔ رات کا اٹھنا نفس کو پیروں کے نیچے مسلنے میں سب سے کامیاب نسخہ ہے اور رات کے جاگنے والوں کو سچ کی بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ تجھے دن کے وقت (تبلیغ و اشاعتِ دین اور تربیتِ نفوس سے متعلق) بہت سا کام ہوتا ہے۔ اور چاہیئے کہ تو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر اور اسی سے دل لگایا کر۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس اسی کو اپنا کارساز بنا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ عام حالات میں بالعموم نیز ابتلاؤں اور آزمائشوں کے زمانہ میں بالخصوص حقیقی مومنوں کا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیئے اور وہ یہی ہے کہ دن کے اوقات میں وہ اصلاح و ارشاد اور تربیتِ نفوس کا اہم فریضہ ادا کرنے میں مصروف رہیں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کریں، قرآن مجید کی تلاوت کو اپنا معمول بنائیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی تائید و نصرت طلب کرتے ہوئے اس سے دعائیں مانگیں، سب طرف سے منقطع ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع اختیار کریں اور اسی کو کارساز یقین کرتے ہوئے مشکلات و مصائب دور ہونے کے لئے اسی پر توکل کریں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت آسمان سے نازل ہو گی اور حالات کو یکسر بدل کر رکھ دے گی۔

عام دنوں اور علی الخصوص ابتلاؤں کے زمانہ میں راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرنے کی اس اہمیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا:۔

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ۝

وہ لوگ اپنی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ و قیام کرتے ہوئے گزار دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس میں جہاں عباد الرحمٰن کی یہ خصوصیت بتائی گئی ہے کہ وہ مصائب اور مشکلات کے اوقات میں جو رات کی تاریکیوں سے مشابہت رکھتے ہیں، دعاؤں اور گریہ و زاری سے کام لیتے اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے رہتے ہیں وہاں اس میں تہجد کی ادائیگی کو بھی عباد الرحمٰن کا شعار قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان کی راتیں خراٹے بھرتے ہوئے نہیں گزرتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبت اور عبادت میں گزرتی ہیں۔ وہ جسمانی تاریکی کو دیکھ کر ڈرتے ہیں کہ کہیں ان پر روحانی تاریکی بھی نہ آجائے اور وہ دعاؤں اور استغفار اور انابت سے خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

اس سے واضح ہے کہ عام دنوں میں بھی اور علی الخصوص ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دنوں میں بھی راتوں کو اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کے ساتھ دعائیں کرنے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شاملِ حال ہوتی ہے اور ابتلاء نہ صرف یہ کہ دور ہوتا ہے بلکہ مومنوں کے لئے عظیم الشان کامیابیوں اور ترقیوں پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ خود نمازِ تہجد خاص التزام سے ادا فرماتے تھے بلکہ اپنے صحابہؓ کو بھی تہجد ادا کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ مجلس میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ذکر آ گیا کہ وہ بڑی خوبیوں کے مالک ہیں آپؐ نے فرمایا ہاں بڑا اچھا ہے بشرطیکہ تہجد بھی پڑھے۔ معلوم ہوتا ہے ان دنوں حضرت عبداللہ بن عمرؓ تہجد پڑھنے میں سستی کرتے ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذریعہ سے انہیں توجہ دلائی کہ وہ اپنی اس سستی کو دور کریں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اسی دن سے تہجد کی نماز میں باقاعدگی اختیار کر لی۔

اسی طرح آپ نے ایک دفعہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ انسان نوافل کے ذریعہ مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رات کا اٹھنا انسان کو اللہ تعالیٰ کے کس قدر قریب کر دیتا ہے۔

الغرض باقاعدگی سے تہجد ادا کرنا مومنوں کا ایک خصوصی شعار ہوتا ہے۔ اور بالخصوص ابتلاؤں کے زمانہ میں تو وہ تہجد کے التزام میں قطعاً فرق نہیں آنے دیتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اسی طرح وہ اپنے رب کو راضی کر کے ابتلاؤں میں سرخرو قرار پا سکتے ہیں۔ +

تہجد میں غیر معمولی شغف و انہماک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس التزام اور شغف و انہماک سے تہجد ادا فرماتے تھے اس کا کچھ اندازہ اس حدیث سے ہو سکتا ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

آپ بیان کرتی ہیں:۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهٗ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا۔

(بخاری کتاب التفسیر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ گئے۔ ایک دفعہ میں نے آپؐ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے اس فضل و احسان پر اس کا شکرگزار بندہ بنوں۔ (بخاری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درود شریف کی فضائل و برکات

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہایت روشن منور صافی قلب عطا فرمایا تھا۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عشق و محبت میں فنا محو اور مستغرق رہتے تھے۔ آپ کی زبان اور دل و دماغ ہر وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر میں ڈوبے رہتے تھے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشقِ صادق فدائی اور محبوب ترین خادم تھے۔ ذیل میں چند اقتباسات درود شریف کی انوار، فضائل و برکات کا ذکر کیا جاتا ہے جس سے کسی قدر اندازہ ہو جائیگا کہ آپ کا دل کس قدر عشقِ رسول سے معطر اور معمور تھا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"چاہیئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں۔ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے جو شخص ذاتی محبت سے کسی کیلئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعو لہ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہوتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۲۴)

اسی طرح حضور اقدس فرماتے ہیں:-

"میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ ۔۔۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔"

(اخبار الحکم قادیان جلد ۷ صفحہ ۷)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت میں داخل ہونے کی تیسری شرط درود شریف پڑھنا قرار دی ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء)

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ وہ بجز وسیلہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے" وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا بِمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸ حاشیہ)

نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں

"درود بھیجو اس محسن نبی پر جو خدا کی رحمٰن و منّان کی صفات کا مظہر ہے کیا احسان کا بدلہ احسان نہیں ہوتا اور وہ دل جسے آپ کے احسان کا احساس نہیں پس اس میں ایمان نہیں یا اس کا ایمان ضائع ہو چکا ہے۔ اے ہمارے اللہ تعالیٰ اس امّی نبی اور رسول پر درود بھیج جس نے اوّلین کی طرح آخرین کو سیراب کیا ہے اور انہیں اپنے رنگ میں رنگین کیا ہے اور انہیں مطہّرین میں داخل کیا ہے"

(ترجمہ اعجاز المسیح صفحہ ۳)

درود شریف کے پڑھنے میں کوئی تعداد مقرر نہیں ہے اور نہ ہی کوئی وقت مقرر ہے بلکہ جب موقع ملے پڑھنا چاہیئے اور محض رسم کے طور نہیں پڑھنا چاہیئے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور اقدس فرماتے ہیں۔

"درود شریف ...... بکثرت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کیلئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔

(ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں درود شریف کی حقیقت کو سمجھنے اور اسے کثرت سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا خدا تعالیٰ کے برکات و انوار و افضال کا وافر حصہ ہمیں حاصل ہو۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر آمین۔

مرتبہ
محمد انیس الرحمٰن شاہد مربی سلسلہ

ضروری اعلان

طلباء طبیہ کالج ربوہ توجہ کریں

طلباء طبیہ کالج ربوہ کے سالانہ امتحانات ۱۵؍جولائی ۱۹۷۴ء سے شروع ہو رہے ہیں۔ اور کالج ۱۰؍جولائی کو کھل جائے گا۔ جملہ طلباء کالج حاضر ہو کر اپنی اپنی رول نمبر سلپ حاصل کر لیں۔

(پرنسپل)

اولاد کی تربیت کا ذریعہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو ...... پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کیلئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کریگا"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۰)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

جس میں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ -/۱۰ روپے

(منیجر)

مٹی کھانے کی عادت

بچوں میں عام پائی جاتی ہے۔

بے بی ٹانک

کے استعمال سے بہت جلد چھوٹ جاتی ہے۔ نیز کیلشیم وغیرہ کی کمی دور ہو کر بچے کی عام صحت بھی بہتر ہو جاتی ہے۔ قیمت -/۳ روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون نمبر ۱- ۶۰۶، ۲۰۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر کسی کا خوف انسان کے دل میں پیدا ہونا چاہیئے تو وہ صرف اللہ کی ذات ہے

اور بھروسہ بھی صرف خدا ہی پر رکھنا چاہیئے جس کے حُسن کا ایک جلوہ دُنیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ راگست ۱۹۶۸ء کو خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے غیر اللہ کا خوف دل سے نکالنے کی اہمیت پر بہت پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے:

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ۔

یہ شیطان ہے جو اس سے تعلق قائم کرتے ہیں وہ ان کو ڈراتا ہے اور ان کے ذہنوں میں ان کی جہالت کے نتیجہ میں ایک ایسا خوف پیدا کرتا ہے کہ جو خوف اللہ تعالیٰ سے کرنا چاہیئے۔ وہ اپنے رب کو بھول جاتے ہیں اور اپنے عہد کو وفا نہیں کرتے۔

دوسری اصولی بات یا وہ راہ جو شیطان بندے کو خدا سے دُور لے جائے اور اس کے عہد کو تڑوانے کے لئے اختیار کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اِس دُنیا کی وہ لالچ دیتا ہے۔ ایک یہ کہ دُنیا سے خوف دلاتا ہے۔ برادری کا خوف ہے۔ ماحول کا خوف ہے۔ اکثریت کا خوف ہے بعض دفعہ حکومتوں کے خوف آجاتے ہیں۔ جب حکومتیں ظالم ہوں ہزار قسم کے خوف وہ دل میں پیدا کرتا ہے۔ ان خوفوں کے پیدا کرنے کے نتیجہ میں وہ یہ چاہتا ہے کہ اللہ کا خوف دل سے نکل جائے حالانکہ اگر کسی کا خوف انسان کے دل میں پیدا ہونا چاہیئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

سورہ نساء میں اللہ تعالےٰ نے دوسری بات کے متعلق فرمایا ہے

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا۔

اور یہ وعدے جو ہیں یہ اس رنگ میں کرتا ہے کہ جو ان کی بد اعمالیاں ہیں انہیں ان کی نگاہ میں خوبصورت کر دیتا ہے۔

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ۔

یہ اعمال انتہائی طور پر بدصورت اور کریہہ ہوتے ہیں اور کوئی حقیقی حُسن جو اللہ کے حُسن کا پرتو لئے ہو ان اعمال میں نہیں ہوتا۔ کوئی نور جو اللہ کے نور سے حصّہ لئے ہو ان کے اعمال میں نہیں ہوتا۔ کوئی احسان کا پہلو جو خدا کو محبوب ہو وہ ان کے اعمال میں نہیں ہوتا لیکن شیطان ان کو ورغلاتا ہے اور ایسے بد اعمال کو ان لوگوں کے لئے خوبصورت کر کے دکھلا دیتا ہے۔ یہ دو مصیبتیں ہیں جو انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ ایک غیر اللہ سے خوف اور دوسرے غیر اللہ سے حقیقی مسرتوں کے حصول کی تمنّا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اگر کسی کا خوف انسان کے دل میں پیدا ہونا چاہیئے تو وہ صرف اللہ کی ذات ہے یعنی یہ خوف کہ اگر اللہ ناراض ہو گیا تو ہم ہلاک ہوئے اور اگر کسی پر بھروسہ انسان کو رکھنا چاہیئے تو وہ خدا کی ذات ہے وہی ذات کہ جس کے غضب کا ایک لمحہ انسان کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے وہی جس کے حُسن کا ایک جلوہ دُنیا و مافیہا سے انسان کو بے نیاز کر دیتا ہے اِس لئے شیطان کے ان ہتھکنڈوں میں نہ آنا۔ اللہ فرماتا ہے کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا جتنا چاہے وہ تمہیں ڈرائے جس قدر چاہے وہ تمہیں امیدیں دلا دے تم ثباتِ قدم کے ساتھ اپنے اس عہد پر قائم رہنا اور علیٰ وجہ البصیرت اس حقیقت کو پہچاننا کہ جب اللہ تعالیٰ رحمت کے دروازے کسی کے لئے کھولنا چاہے تو شیطان اور اس کی ساری طاقتیں انسان کو اس رحمت سے محروم نہیں کر سکتیں۔ اور اس حقیقت پر بھی قائم رہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ سُود کا، دُکھ کا، عذاب کا، بے چینی کا، پریشانیوں کا کسی بندے کے متعلق فیصلہ کرے تو شیطان جتنی مرضی ہے وعدے کرتا چلا جائے ان وعدوں سے کوئی اچھا نتیجہ نہیں نکل سکتا کیونکہ حکم وہی جاری و ساری ہوتا ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ایسا سامان تو کیا ہے کہ اس دُنیا میں خدا کو چھوڑ کر بھی کچھ دنیوی لذّات حاصل ہو جائیں لیکن اس دُنیا میں پھر ہر قسم کی لذّت اور خوشحالی اور مسرّت سے انسان محروم ہو جاتا ہے اور یہ عارضی دُنیا اور اس کی عارضی لذّات کوئی قیمت ہی نہیں رکھتیں اس لئے ثمن قلیل کی خاطر ابدی مسرّتوں کو قربان نہ کر دینا۔"

(الفضل ۹ رجولائی ۱۹۷۲ء)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

دُعائے مغفرت

ربوہ ـــ میری والدہ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب زیروی ۲۰ رجون ۱۹۷۴ء بروز جمعرات بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وہ ڈھائی ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ شدید بیمار چلی آرہی تھیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں لہذا بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت مسیح موعودؑ، بزرگانِ سلسلہ و دیگر احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں ان کو جگہ دے۔ نیز ہم سب پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(منور احمد قاسم۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرے والد ملک مشتاق احمد صاحب ریٹائرڈ سول انجنیئر کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے انہیں لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ پیٹ میں پانی بھر گیا ہے اور گردے بھی خراب ہیں۔ مزید علاج کے لئے اب ان کو جناح میڈیکل ہسپتال کراچی میں داخل کیا گیا ہے۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک سجاد احمد کراچی)

ضروری اعلان:- پریس کی خرابی کی وجہ سے مجبوراً آج مورخہ ۳ رجولائی ۱۹۷۴ء کا الفضل چار صفحات پر مشتمل شائع کیا جا رہا ہے۔ خاکسار قارئینِ کرام سے معذرت خواہ ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴